غزلیں

پروفیسر حنیف کیفی

○

اک حقیقت ہے اور مجرم سارے
یہ وجود اور یہ عدم سارے

شکر اس ظرفِ درد مندی کا
میں سمیٹے ہوئے ہوں غم سارے

مصلحت کیا ہے اس تغیر کی
آج کیوں ہم پہ ہیں کرم سارے

شکر ہے چل رہا ہوں میں تنہا
رُک گئے تھک کے ہم قدم سارے

اہلِ ایماں کی خیر ہو یارب
بند ہیں کوچۂ حرم سارے

مصلحت پر نثار حق گوئی
ہیں زباں بند محترم سارے

رات کو دن نہ کہہ سکا کیفی
جس پہ توڑے گئے ستم سارے

A-47، ذاکر باغ، نزد سوریہ ہوٹل، نئی دہلی۔110025

پروفیسر احسن رضوی

○

اُسے رخصت ہوئے عرصہ ہوا ہے
ابھی تک وقت کیوں ٹھہرا ہوا ہے

مرے اندر اک ایسا آدمی ہے
جو اکثر بھیڑ میں تنہا ہوا ہے

کوئی ہنس کر ملے یہ ہی بہت ہے
تبسم ان دنوں مہنگا ہوا ہے

کیا کرتے ہو اکثر خود سے باتیں
تمھیں کچھ روز سے یہ کیا ہوا ہے

کسی کے مسئلے کیا حل کرے گا
جو اپنے آپ میں الجھا ہوا ہے

ہے طعنہ زن مری تر دامنی پر
جو سر سے پیر تک بھیگا ہوا ہے

مجھے تنہائیوں میں اپنی احسنؔ
کسی کی چاپ کا دھوکا ہوا ہے

B-1/4، بالدہ روڈ کالونی، نشاط گنج، لکھنؤ (یوپی)